الجواب حامداً ومصلیاً

سچی توبہ کرتے ہی اگرچہ گناہ معاف ہوجاتا ہے تاہم وہ احکام جن کے لئے کسی شخص کا عادل ہونا ضروری ہوتا ہے ان کے اجراء کیلئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اتنا عرصہ انتظار کیا جائے کہ اس شخص پر صلاح کا اثر ظاہر ہوجائے، اسلئے بہتر یہ ہے کہ جب تک اس کی ڈاڑھی ایک مشت نہ ہوجائے اس کو امام نہ بنایا جائے۔ تاہم اگر کسی نے اس کی توبہ کی بنیاد پر اس کو امام بنالیا اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھ لی ہیں تو درست ہے اور نمازیں بہرحال ادا ہوگئی ہیں۔

الفتاوی الهندية (ج٣ ص ٣٧٥)

قال محمد رحمه الله تعالى في رجل ارتكب ما يصير به ساقط الشهادة من الكبائر ثم تاب وشهد عند القاضي قبل أن يأتي عليه زمان لا ينبغي للمعدل أن يعدله حتى يأتي عليه زمان وهو على توبته يقع في القلب أنه صحت توبته كذا في المحيط وبعض مشايخنا قد روى ذلك بستة أشهر وبعضهم قد روى بسنة والصحيح أن ذلك مفوض إلى رأى القاضي والمعدل كذا في الظهيرية . والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸/ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ

۱۷/اکتوبر ۲۰۱۰ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۸/۱۱/۱۴۳۱ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۳۰۸/۶۹

مورخہ ۸/۱۱/۱۴۳۱ھ

۱۷/۱۰/۲۰۱۰

Scanned by CamScanner